28

کیا خاوند اپنی فوت شدہ بیوی کو غسل دے سکتا ہے؟

مفتیان وعلماء کرام ومشائخ عظام! اگر بیوی فوت ہو جائے تو کیا خاوند اس کو غسل وکفن دے سکتا ہے اور اس کو خود دفن کر سکتا ہے یا خاوند فوت ہو جائے تو بیوی اس کو غسل دے سکتی ہے؟ بعض لوگ اس کو حرام کہتے ہیں اور یہ دلیل دیتے ہیں موت سے نکاح ختم ہو جاتا ہے اور زوجین ایک دوسرے کے لیے غیر محرم بن جاتے ہیں۔

الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ أَمَّا بَعْدُ!

اگر بیوی فوت ہو جائے تو خاوند اس کا چہرہ دیکھ سکتا ہے، اس کو غسل دے سکتا ہے، اس کا جنازہ پڑھ سکتا ہے اور اس کو قبر میں دفن بھی کر سکتا ہے اور اگر خاوند فوت ہو جائے تو بیوی اس کے غسل وکفن کا اہتمام خود کر سکتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْبَقِيعِ، فَوَجَدَنِي وَأَنَا أَجِدُ صُدَاعًا فِي رَأْسِي، وَأَنَا أَقُولُ: وَا رَأْسَاهُ، فَقَالَ: «بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةُ وَا رَأْسَاهُ» ثُمَّ قَالَ: «مَا ضَرَّكِ لَوْ مِتِّ قَبْلِي، فَقُمْتُ عَلَيْكِ، فَغَسَّلْتُكِ، وَكَفَّنْتُكِ، وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ، وَدَفَنْتُكِ»

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بقیع سے آئے تو دیکھا کہ میرے سر میں درد ہو رہا ہے اور میں کہہ رہی ہوں: ہائے میرا سر! نبی ﷺ نے فرمایا: بلکہ عائشہ!

میں (کہتا ہوں): ہائے میرا سر! پھر فرمایا: تمہارا کیا نقصان ہے اگر تمہاری وفات مجھ سے پہلے ہوگئی؟ (اس صورت میں) میں خود تمہارے لیے (کفن دفن کا) اہتمام کروں گا، تمہیں خود غسل دوں گا، خود کفن پہناؤں گا، خود تمہارا جنازہ پڑھوں گا اور خود دفن کروں گا۔" [1]

اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

اس حدیث سے واضح ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی زوجہ محترمہ سے فرما رہے ہیں کہ اگر تم مجھ سے پہلے فوت ہوئی تو میں خود تجھے غسل دوں گا، کفن دوں گا، تیری نماز جنازہ پڑھاؤں گا اور تجھے دفن کروں گا۔

عن أسماء بنت عميس:أن فاطمة أوصت أن يغسلها زوجها علي وأسماء فغسلاها.

"سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وصیت کی تھی کہ انہیں ان کے شوہر سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ اسماء غسل دیں لہذا انہوں نے اسے غسل دیا۔" [2]

اسے شوکانی رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے۔ [3]

بہت سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین اور ائمہ کرام اس بات کے قائل تھے کہ زوجین ایک دوسرے کو مرنے کے بعد غسل دے سکتے ہیں۔ [4]

بیوی بھی اپنے خاوند کو مرنے کے بعد غسل دے سکتی ہے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

لَمَّا أَرَادُوا غَسْلَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا وَاللهِ مَا نَدْرِي أَنُجَرِّدُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْ ثِيَابِهِ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا أَمْ نَغْسِلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَلَمَّا اخْتَلَفُوا أَلْقَى اللهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتَّى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَذَقْنُهُ فِي صَدْرِهِ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْرُونَ مَنْ هُوَ أَنْ اغْسِلُوا النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَقَامُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَغَسَلُوهُ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ يَصُبُّونَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيصِ وَيُدَلِّكُونَهُ بِالْقَمِيصِ دُونَ أَيْدِيهِمْ وَكَانَتْ

[1] سنن ابن ماجه، كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ، وَغَسْلِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا، حديث: 1464. [2] سنن الدار قطنی، کتاب الجنائز، بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ، حدیث: 1851. [3] نیل الاوطار: 4/35.
[4] شرح المهذب 5/122.

عَائِشَةُ تَقُولُ لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَلَهُ إِلَّا نِسَاؤُهُ »

"صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینا چاہا تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہمیں معلوم نہیں کہ آیا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے اتاریں جیسے کہ ہم اپنی میتوں کے اتار دیتے ہیں یا انہیں ان کے کپڑوں سمیت ہی غسل دیں۔ پس جب ان کا اس بارے میں اختلاف ہوا، تو اللہ نے ان پر نیند طاری کر دی، ان میں سے کوئی بھی نہ بچا مگر اس کی ٹھوڑی اس کے سینے سے جا لگی۔ پھر گھر کی جانب سے ایک بات کرنے والے نے بات کی، کسی کو خبر نہیں کہ وہ کون تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے کپڑوں سمیت ہی غسل دو۔ چنانچہ وہ اٹھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی قمیص سمیت غسل دیا۔ وہ قمیص کے اوپر ہی سے پانی ڈالتے جاتے تھے اور آپ کی قمیص ہی سے آپ کو ملتے جاتے تھے بغیر اس کے کہ آپ کے جسم کو ان کے ہاتھ لگیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں: اگر مجھے اس معاملے کا پہلے علم ہو جاتا جس کا بعد میں ہوا ہے، تو آپ کو آپ کی ازواج ہی غسل دیتیں۔" [1]

اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے۔

بعض علماء وفقہاء کا دعوی ہے کہ امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ بیوی اپنے خاوند کو غسل دے سکتی ہے جیسا کہ امام نووی رحمہ اللہ نے اسے ذکر کیا ہے۔ [2]

مصنف ابن ابی شیبہ میں وضاحت موجود ہے کہ سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کو ان کی بیوی نے غسل دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مرد اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وفات کے وقت وصیت کی کہ ان کو ان کی بیوی اسماء غسل دیں۔ سیدنا جابر بن زید رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کی وصیت کی۔ [3]

مندرجہ بالا تفصیل سے واضح ہے کہ وفات کے بعد زوجین ایک دوسرے کو غسل دے سکتے ہیں اس میں کوئی شرعی رکاوٹ نہیں۔

یاد رہے مسلمانوں کا زیادہ تعامل یہی رہا ہے کہ مرد کو مرد اور خاتون کو خاتون غسل دیتی ہے عام حالات میں اسی پر عمل کرنا چاہیے ہمارے معاشرتی عرف میں اس کا خصوصی خیال رکھنا چاہیے۔

واللہ تعالیٰ أعلم وإسناد العلم إليه أسلم وصلى الله على نبيّنا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين

[1] سنن ابي داود، كتاب الجنائز، باب فى ستر الميت عند غسله، حديث: 3143. [2] شرح المهذب 5/ 114.
[3] مصنف ابن ابی شیبه 3/137-136.

مفتیانِ عظام وعلماء کرام

#	مفتیان کرام	دستخط	#	مفتیان کرام	دستخط
1	حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد)	محمد شریف	2	عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور)	[illegible]
3	مفتی بلال عبدالکریم حفظہ اللہ (گلگت)	بلال احمد	4	ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد)	[illegible]
5	غلام مصطفی ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا)	[illegible]	6	عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ)	عبدالغفار
7	مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور)	[illegible]	8	مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی)	[illegible]
9	واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ)	واصل واسطی	10	ڈاکٹر کندی حفظہ اللہ (کشمیر)	[illegible]

مشرف عام	نائب رئیس	رئیس
حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ	مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ	مفتی حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
[illegible]	ارشاد الحق اثری	[illegible]